دہلی اردو اخبار

نمبر 215 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی، اور بیس روپے سالانہ

4/اپریل 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈ پارٹ منٹ 30 ماہ نومبر 1840 نواب گورنر بہادر کے احکام کا منتخب مفصلہ ذیل کونسل کے اجلاس میں لجس لیٹوڈ پارٹ منٹ میں 30/تاریخ نومبر کو اطلاع عام کے لیے اشتہار کیا گیا۔ قانونِ مجوزہ مورخہ 3/جون 1839 کا مسودہ دوسری بار پڑھا گیا اور کلکتہ کے گزٹ مورخہ 8/ماہ مذکور میں وراثت کی حالت میں زرِ قرضہ کو بآسانی وصول کرنے اور متوفی کے قائم مقام کو جو لوگو کے اپنے اپنے ذمہ کا قرضہ ادا کرنے میں اُن کی حفاظت کے واسطے اشتہار کیا گیا۔ حکم نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ مسودہ مفصلہٴ ذیل جس کی اصلاح ہوئی دوسری بار اطلاع کے واسطے اشتہار کیا جاوے۔ قانون نمبر 1840 کا وراثت کی حالت میں زرقرضہ کو بآسانی وصول کرنے کے بابت اور متوفی کے قائم مقام کو جو لوگ کہ اپنے ذمہ کا قرضہ ادا کرتے ہیں ان کی حفاظت کے واسطے یہ قانون ہے۔ از بسکہ جو متوفی برٹن کی رعایا ہوویں یا اور کوئی اشخاص جو سپریم کورٹ کے تحتِ حکومت ایکلیسی اینٹکل کے علاقہ میں ہوں اُن کی اشیا کی بابت خواہ جو شخص کہ وراثت کی رو سے اشیائے مذکور کے حقدار ہیں اُن کے حق دلانے خواہ وہ لوگ جو اُن سے کچھ سروکار رکھتے ہیں اُن کی حفاظت کرنے کے واسطے پروبیٹ اور لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کا وقوع میں آنا بہت مفید ہے اور از بسکہ ہندوستانی متوفی کی اشیاء کی بابت اُن کے قائم مقام بسبب منفعتوں کے جو مستفاد ہوتے ہیں اپنی خوشی سے اکثر پروبیٹ اور لیٹر ز آف ایڈمنسٹریشن کو عمل میں لاتے ہیں تو بھی بہت خرچ اخراجات اور اکثر تخللات واقع ہوتے ہیں علاوہ اس سے اختیار مفوضہ کے مطلب کے بابت قانون کے رو سے بھی بیشتر مشبہات پڑتے ہیں اور از بسکہ ہندوستانی متوفی کے اشیا کے بابت سپریم کورٹ نے جو پروبیٹ اور لیٹرز عنایت فرمائے ہوں اُن پر صریح لے جس لیٹو کا حکم صادر کرنا اور جو سند اسناد جن کا حکم پروبیٹ اور لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کے مانند ہو اور مفصل کی عدالتوں سے عنایت ہوئی ہیں مگر یہ دونوں امور صرف زرِ قرضہ کے وصول ہونے اور زرِ مذکور کے ادا کرنے میں اُن لوگوں کی حفاظت کے بابت میں جو اپنے اپنے ذمہ کا زرِ قرضہ ادا کرتے ہیں عمل میں آویں گے اُن کے استعمال میں لانے کا اختیار دینا بہت مناسب ہے۔

1۔ بغیر سرٹی فیکٹ کے زرِقرضہ وصول نہیں ہوسکتا لہٰذا حکم ہے کہ جو شخص متوفی کی اشیا یا اس کے کسی حصہ کا دعویدار ہو وہ جب تک مفصلہ ذیل کے طور پر سند حاصل نہ کرے تب تک متوفی کے قرضداروں کی نسبت کسی عدالت سے زرِقرضہ کے ادا کرنے کا حکم صادر نہ ہوگا بشرطیکہ صاحبان عدالت کی رائے یہ ہو کہ دعویدار کی حقیقت میں کسی معقول شبہ واقع ہونے کے سبب سے نہیں بلکہ فریب یا ایذارسانی کی نیت سے زرقرضہ کے ادا ہونے میں توقف ہوا ہے۔

سرٹی فیکٹ کے حاصل کرنے کا طور

2۔ حکم ہے کہ جو جو ضلع کی عدالت جس کے علاقہ میں متوفی کے اشیا کا کوئی حصہ پایا جائے اس کے حاکم کو قانون ہذا کی رو سے سند عنایت کرنے کا اختیار [ص 1 کالم 2] ہوگا اور اہلِ درخواست اپنے حق کی وجوہات عرضی میں مندرج کرے گا اور صاحب جج عرضی کے گذرنے کی اطلاع کر کے دعویداروں کو طلب کرتے اور درخواست کی ساعت ہونے کا ایک دن مقرر کردے گا اور ایسے مقامات میں دفعہ قانون 1841 کی رو سے تجویز فرمادے گا۔ 1۔ محافظ اشیا کی بابت کے قانون کو ملاحظہ کرو۔ 2۔ سرٹی فیکٹ کے حاصل کرنے کا فائدہ۔

3۔ اور حکم ہے کہ جمیع متوفی کے قرضداروں پر قایم مقام کے ثبوتِ حق کے بابت میں ضلع کے صاحب جج کی سرٹی فیکٹ مکمل ہوگی اور سرٹی فیکٹ مذکور زرِقرضہ کے ادا کرنے والوں کو جو اپنے اپنے ذمہ کا قرضہ اہل سرٹی فیکٹ کو ادا کریں طمانیت کلی کی موجب ہوگی۔

سرٹی فیکٹ کے حاصل کرنے والے ضمانت لینے کی بابت

4۔ حکم ہے کہ جس شخص کو ضلع کا صاحب جج سرٹیفیکٹ عنایت کرے اُسے زرِقرضہ موصولہ کا حساب داخل دفتر کرنے کے لیے اور جو زرِقرضہ کہ سرٹیفیکٹ مذکور کے ذریعہ وصول ہوا اُس کے کل یا جزو کے جو شخص حقدار ہوں جن کا دعویٰ بوسیلہ لمبری نالش کے سرٹیفیکٹ حاصل کرنے والے سے زرِمذکور کے پانے کا قانون ہذا کے رو سے نامسموع نہ ہوگا۔ ان کے ادا کرنے کے بابت اطمینان خاطر کے واسطے جیسی ضمانت ضرور جانے ویسی ہی لیوے۔ جج صاحب کے فیصلہ کی کہاں تک حد ہے

5۔ اور حکم ہے کہ سرٹی فیکٹ مذکور کا عنایت کرنا صدر دیوانی عدالت میں اپیل کرنے سے ملتوی رہ سکتا ہے اور صاحبانِ عدالت موصوفہ جس فریق کو سرٹی فیکٹ عنایت کرنا مناسب جانیں اُس کے حق میں آپ ارشاد فرمادیں یا اس کے ثبوت حقیقت کے بابت تحقیقاتِ مناسبہ کا حکم دیویں، ضلع کے صاحب جج کی سرٹی فیکٹ عنایت ہونے کے بعد صاحبانِ عدالت موصوفہ کے اس کے منسوخ کرنے کے باب میں درخواست کرنے پر

سرٹی فیکٹ مزید مرحمت کر سکتے ہیں اور جو روپیہ کہ پہلے سرٹی فیکٹ حاصل کرنے والوں کو وصول ہوا ہو اس میں صاحبانِ عدالتِ موصوفہ کی سرٹی فیکٹ بغیر از امتنا لکھتے ہوئے کہ پہلی سرٹی فیکٹ باطل ہے مخل نہ ہوگی سرٹی فیکٹ کی رو سے کہاں تک اختیار حاصل ہوتا ہے۔

6۔ حکم ہے کہ جس پریسیڈنسی میں سرٹی فیکٹ مذکور عنایت ہوئی ہو تو اُس تمام پریسی ڈنسی میں اختیار ہوگا اور کوئی سرٹی فیکٹ جو اشیائے مذکور کی بابت بھیجے عنایت ہوگی سوائے اس کے کہ مفصلہ ذیل کے طور پر معتبر اور جائز نہ ہوگی گورنمنٹ کے نوٹ اور ڈیویڈنس کے بابت۔

7۔ اور حکم ہے کہ جس شخص کو مرقومہ بالا کے طور پر سرٹی فیکٹ عنایت ہوئی اُس کو گورنمنٹ نوٹس یا ڈیویڈنڈ پر سود اور کسی کوٹھی بینک کے سہا (کذا) کے ڈیویڈنڈ یعنی سود کا روپیہ لینے اور کاغذاتِ مذکورہ کے خرید فروخت کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے اور اہلِ سرٹی فیکٹ کو سود مذکور یا ڈیویڈنٹ کا کوئی حصہ لینے اور کاغذات مذکورہ کے کوئی جزو خرید فروخت کرنے کا بھی اختیار ہے اور جس عدالت نے کہ اہل سرٹی فیکٹ مذکور بشرطیکہ سرٹی فیکٹ کے مضمون سے صاف واضح ہوتا ہے گورنمنٹ نویس اور بنک کے سہا کی سرٹی فیکٹ کے بابت عنایت کیا ہے وہ عدالت جس پریسی ڈنسی کے سپریم کورٹ کے علاقہ میں واقع ہو صرف اُسی پریسڈنسی میں اجرا کر سکے گا۔

[ص 2 کالم 1] ادائے زر اُس سرٹی فیکٹ کے رو سے جو بیشتر کی سرٹی فیکٹ کے سبب منسوخ ہو جائے۔

8۔ حکم ہے کہ جب کوئی سرٹی فیکٹ اُن حالتوں میں جن میں بشرطیکہ پیشتر اور کوئی عنایت نہیں ہوئی دوانی وکافی ہووے کسی کو ملے تو جتنا روپیہ پچھلے سرٹی فیکٹ رکھنے والا پہلے سرٹی فیکیٹ ملنے کی ناواقفیت میں وصول کر کے اُس کے پہلے اہل سرٹی فیکٹ کا دعویٰ ناجائز ہوگا جو سرٹی فیکٹ پروبیٹ یا لیٹرز کے بعد عنایت ہووے تو ناجائز ہے۔

9۔ اور حکم ہے کہ ہرگاہ جمیع متوفی کی اشیائے منقولہ وغیرہ منقولہ جو کہ بدون پانے پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کے جنابِ عالیہ ملکہ کی عدالتوں سے از روئے قانون کے اُن کے قایم مقاموں کو مل جاویں تو اشیائے مذکورہ کی بابت کوئی سرٹی فیکٹ اگر پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن عنایت ہوئی ہوں جائز نہ ہوگی۔ ادائے زر جو از راہِ ایمانداری کے ہوا ہو اُس کی حفاظت کے بابت۔

10۔ حکم ہے کہ جب کوئی سرٹی فیکٹ اُن حالتوں میں جن میں بشرطیکہ پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن عنایت نہ ہوئی ہوں کافی اور روانی ہووے کسی کو ملے تو اہلِ سرٹی فیکٹ پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن ملنے کی ناواقفیت میں جتنا روپیہ وصول کرے اُس کے بابت پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کا ملنا اُس کے دعوے کو ناجائز نہ کر سکے گا سرٹی فیکٹ عنایت ہونے سے پیچھے کے پروبیٹ یا لیٹرز کے بابت۔

11۔ اور حکم ہے کہ ادائے زر قرضہ یا قرضداروں کی حفاظت کے باب میں کوئی پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن

اشیائے مذکورہ کی سارٹی فیکٹ عنایت ہونے کے بعد کافی نہ ہوں گے بشرطیکہ متوفی کی اشیا اُس کی وفات کے وقت جس عدالت سے کہ سرٹی فیکٹ مذکور عنایت ہوئی اس کے علاقہ میں ہوں ادائے زر جواز راہِ ایمانداری کے ہوا ہو اُس کی محافظت کے بابت۔

12۔ حکم ہے کہ جہاں کہ پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن اُن حالتوں میں جس میں کہ پروبیٹ پا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن مذکور بشرطیکہ پیشتر اور کوئی سرٹی فیکٹ نہ ہوئی ہو کافی اور وافی ہوں کسی کو ملیں تو جتنا روپیہ کہ اہلِ پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن اہلِ سرٹی فیکٹ ناواقفیت میں وصول کرے اس کے بابت اہلِ سرٹی فیکٹ کا دعویٰ ناجائز ہوگا۔ ہنود وغیرہ کے قائم مقاموں کو پروبیٹ اور لیٹرز کے دینے کا فائدہ۔

13۔ اور حکم ہے کہ جمیع پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن جناب عالیہ ملکہ عدالتوں سے اُن حالتوں میں جن میں متوفی کی اشیا اُن کے فوت ہونے کے وقت اُن عدالتوں کے علاقہ میں تھیں جنہوں نے پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن عنایت کیے مرحمت ہوویں تو اُس کا منفعت اُن پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کے مانند ہوگا جو کہ اُن شخصوں کے حق میں ہے جن کے اشیاء بدون پانے پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کے ان کے قائم مقاموں کو عنایت نہ ہو سکے گی مگر پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن مذکور صرف زرِ قرضہ کے وصول کرنے اور ان قرضداروں کی حفاظت کے واسطے جو کہ اپنے اپنے ذمہ کا قرضہ ادا کرتے ہیں وقوع میں آدیں گے کا بشرطیکہ یہاں تک کہ جتنے قانون ہذا میں تصریح ہوگی اور کہ قانون ہذا سے کوئی دوسرا مطلب ایسا مستخرج نہیں ہوتا کہ وراثت کے باب میں کسی حالت میں جس میں بالفعل پروبیٹ اور لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن حاصل ہیں آئندہ کو لیے جاویں۔

14۔ اور یہ حکم ہے کہ قانون ہذا میں کوئی بات جو کسی شخص کی اشیاء منقولہ [ص 2 کالم 2] یا غیر منقولہ کے بابت جس کی اشیائے منقولہ بدون پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کے جنابِ عالیہ ملکہ کی عدالت سے پانے کی قانون کے رو سے اس کے قایم مقام کو حاصل نہ ہو سکے سروکار رکھے مندرج نہ ہوگی فقط حکم ہوا کہ مسودہ جو فی الحال پڑھا گیا اطلاع عام کے واسطے اشتہار کیا جاوے۔ حکم ہوا کہ مسودہ مذکور کے بابت ممالکِ ہند کی لیجس لیٹو کونسل کے اجلاس میں جو ماہِ مارچ آئندہ کے (کذا) کے بعد ہووے پھر غور فرمائی جاوے۔ ٹی ایچ میڈاک ممالک ہند کے گورنمنٹ کا سکریٹری۔

احکام

ایچ جی ایف برکلی بریلی کے صدرِ امین اعلیٰ نے جو رخصت حکم نامہ مورخہ 26/ ماہِ گذشتہ کی رو سے پائی تھی سو منسوخ ہوئی جیمس بروسٹر صاحب جس وقت کہ اپنے کام سے یعنی رہتک کے ایکٹنگ جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹری کے کام سے فراغت پاوے فی الفور پانی پت کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کے کام کرنے کا اختیار رکھیں گے محمد

صفت اللہ خاں رُہتک کے صدرِ امین کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے سوائے محرم کی تعطیل کے اور ایک مہینے کی رخصت حاصل ہوئی ایم آر گنبس اٹاوہ کے بندوبست کے صاحب کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے پہلی تاریخ اپریل سے 30 ماہ نومبر تک رخصت ملی ولیم پلٹی میسن صاحب کو جو کہ مجسٹریٹ اور کلکٹر باندہ کے ہیں واسطے کسی کارِ خانگی کے رخصت ایک مہینے کی ملی صاحبِ موصوف کی غیر حاضری تک حارج ڈیوی ریکس صاحب باندہ کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کریں گے۔ سی جی وِنگفیلڈ صاحب ضلع دہلی کے صاحب اسسٹنٹ کے عہدہ پر مقرر ہوئے۔ کالی رائے قانون نویس 1833 کی رو سے مظفر نگر کے ڈپوٹی کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوا اور امداد علی خاں ڈپٹی کلکٹر میرٹھ قانون مذکور کی رو سے ہوا۔

میرٹھ

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں نواحِ میرٹھ میں رعایا میں اکثر جنگ و جدل اور خونریزی ہوتی رہتی ہے 12ر تاریخ مارچ کو شام کے وقت موضع نگریہ متعلقہ تھانہ مرادنگر میں زمینداروں میں لڑائی ہوئی۔ اکثر آدمی مارے گئے چودھری مہتاب سنگھ رئیس گاؤں کا اور دس آدمی اور طرفین سے زخمی ہوئے اور پندرہویں تاریخ موضع تاماپور میں کہ بیچ قرب و جوار میرٹھ کے ہے۔ زمیندار آپس میں لڑ پڑے تین آدمی قتل اور سات یا آٹھ آدمی زخمی ہوئے۔

شیراز

اُس طرف کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مقامِ مذکور میں ایک روز درمیان نوکروں وزیر اعظم اور سپاہ بادشاہ کے بڑی خانہ جنگی ہوئی۔ بہت آدمی دونوں طرف سے مارے گئے چنانچہ امیرِ فوج بعلت غفلت کے قید ہوا کہ کیوں اُس نے سپاہیوں کے تئیں منع نہ کیا شیخ نصیر کو پیشتر حاکم بوشہر کا تھا اُس کو موقوف کر دیا تھا اب پھر اسے خلعت دے کر حاکم بوشہر کا کیا اس سبب کہ اُس کے عہد میں انتظام وہاں کا بہت اچھا تھا اور ناظم لوگو علاوہ نارضامندی کے بہ باعث اُس کے سستی انتظام کے معزول کیا۔ کہتے ہیں کہ ایک روز سفیر روس نے شاہِ ایران سے عرض کیا کہ [ص 3 کالم 1] فلانے فلانے ملکوں میں دشمنوں نے سرکشی کر رکھی ہے اگر حکم ہو تو بموجب عہد و پیماں سپاہِ روس اُن کی تنبیہ کے واسطے بھیجی جاوے شاہِ ممدوح نے فرمایا کہ صرف لشکر ایران کافی ہے ہرگز حاجتِ کمک سپاہِ روس کی نہیں سفیر چُپ رہا اور دلیریٔ کلام سے شرمندہ ہوا۔

مقام بھاگ

مقام مذکور کی ایک چٹھی مورخہ 4ر تاریخ مارچ سے واضح ہے کہ کرنیل سٹیسی صاحب درہ نرمدا کو واسطے درستی مقدمات مسٹر راس بل صاحب بہادر اور نصیر خان والی قلات کے گئے ہیں اور مسٹر راس بل صاحب نے چٹھیاں طمانیت کی

خانِ مذکور کو لکھی ہیں کہ ہم تمہیں کسی طرح کی تکلیف نہیں دیں گے سُو کچھ عجب نہیں کہ خانِ مذکور اس خیال سے کہ کرنیل ٹیسی صاحب بہت صاف دلی اور اعتماد سے میرے پاس تنہا چلے آئے آپ بھی ان کے قول وقرار پر اعتماد کر کے چلے آوے کہتے ہیں کہ کرنیل مذکور اُن کے خیمہ میں صرف ایک آدمی لے گئے اور خان مذکور نے بھی تعظیم اورعزت کی اور بہت خوش اخلاقی اور تواضع سے پیش آئے۔

مصر

مہم مشرق نے اختتام پایا محمد علی پاشا والیِ مصر نے کموڈور نیپیر سپہ سالار کی متابعت بہت چُپ چاپی سے اختیار کی۔ ایڈمیرل واکر نام سردار بیڑا جہازوں قیصرِ روم کے نے قیصر سے حکم پایا تھا کہ بہ جلدی تمام محمد علی سے اقرار متابعت کا کروا کے چلا آوے مگر کموڈور نیپیر مذکور الصدر نے دو دن پیشتر جا کے ایسا انتظام کیا تھا کہ محمد علی پاشا بالکل مطیع اور فرماں بردار ہو گیا تھا سُو اب بیڑا قیصرِ روم کا طرف قسطنطنیہ کے مراجعت کرے گا قیصرِ روم نے محمد علی کو صرف بادشاہت مصر کی بخشی اور ابراہیم پاشا کو حکم ہوا کہ سُریا کو خالی کر دے اب یقین ہے کہ تمام یوروپ کے سرداروں میں صلح ہو جاوے گی اور فرانس بھی کونسلوں میں شریک ہوگا کیونکہ انہیں کچھ عذر واسطے لڑائی کے نہیں رہا مگر شاہِ فرانس سپاہِ جہاز اور خشکی کی بھرتی کرتا جاتا ہے اور شہر پیرس کو بھی بہت مضبوط اور محکم کیا ہے نائب سلطنت اسپین کے پرتگیز والوں سے لڑنا چاہتے ہیں اور ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اہلِ پرتگیز انگلستان سے اعانت طلب کریں گے۔

مدراس

صاحب زبدۃ الاخبار آفتابِ عالم تاب سے لکھتے ہیں کہ ان دنوں گورنر بہادر مدراس نے جرنیل ایف کے تئیں ساتھ سرداری فوج کے مقرر کیا اور جرنیل انسن کے تئیں کہ سردار اُس لشکر کا تھا باعث صادر ہونے کسی خطا کے معزول کیا چنانچہ صاحبانِ کونسل اُس جگہ کے خطائے جرنیل موصوف کو تحقیق کرتے ہیں شاید کہ عقلِ صاحبانِ مذکور میں بے قصور نکلیں کیوں کہ صاحبانِ موصوف اُوپر بے قصوری صاحب موصوف کے شک قوی رکھتے ہیں۔ نواب عباس علی خاں جو کہ بہ باعث سازش اور آمیزشِ رئیس کرنول کے مواخذۂ گورنمنٹ میں آگیا تھا اُس پر بموجب تجویز حاکموں کے الزام آیا تھا اور واسطے تمام عمر کے قید کیا گیا تھا سو نوابِ مذکور اس حکم کے جاری ہونے سے بہت غمگین ہوا چند مدت تو حالتِ قید میں بسر کیا آخر اُسی رنج والم میں مرگیا۔

پولیس

[ص 3 کالم 2]

ان دنوں اکثر وارداتِ سنگین مثلِ نقب زنی اور چوری شہر میں بیرونِ شہر چھاؤنی وغیرہ میں واقع ہوئیں لیکن تھانہ داران محل اور موقعِ واردات سے کچھ تدارک ظاہر نہ ہوا ایک واردات قتل ایک شخص مجہول الاسم والمسکن کی خاص

بازار چھاؤنی میں ہوئی تھی وہ خاص تعلق تھانہ پہاڑ گنج کا تھا سو نہ اس تھانہ کے اہلکاروں سے کچھ سُراغ برآری ہوئی نہ اہلکارانِ چھاؤنی سے نشان مجرم کا ملا کہتے ہیں کہ کوتوالِ شہر واسطے اس کام کے بھی مامور ہوا مشہور ہے کہ یہ کوتوال فن کاردانی پولیس میں یکتائے زمانہ ہے اُس نے کچھ اس طرح سے تدبیریں کیں کہ مجرمانِ اقراری اس مقدمہ کے گرفتار آئے غیر علاقہ سے اور وہ سزایاب ہوئے صاحبانِ فوج بھی کوتوال کی کاردانی سے بہت راضی ہوئے۔ بی بی فاسٹر کے بنگلہ میں سے اسبابِ خاص اُن کا بہت چوری گیا اس مقدمہ میں عجیب کیفیت سُنی گئی کہ قفل صندوقوں کے بدستور رہے اور اندر ہی اندر اسباب گیا۔ مدت تک تلاش و تجسس عمل میں آئی لیکن کسی سے کچھ سراغ برآری نہ ہوسکی مگر کوتوال نے عجب کارستانی اس میں ظاہر کی کہ سب لوگ متعجب رہے اور حقیقت میں یہ ہے کہ کسی سے یہ بات نہ ہوسکی اور مال و مجرم گرفتار کیا اور مجرم اقراری گرفتار ہو کر سزایاب ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ چور ملازم تھا خود میم صاحبہ کا کسی طرح کا شک و شبہ کچھ اثر آثار ظاہری سے اُس پر نہیں ہوسکتا تھا کہتے ہیں کہ کوتوال نے جب میم صاحبہ سے تمام حالِ چوریِ اسباب کا سُنا تو سارے ملازموں کو اُن کے روبرو بلایا سب کی شکلیں دیکھ دیکھ کر ایک شخص کو ان میں سے پکڑ لیا اور میم صاحبہ سے اُسے لے گیا اور سب ملازموں کو چھوڑ گیا ہر چند اُس وقت تک کسی طرح اُس پر کچھ ثابت نہ تھا لیکن کچھ قیافہ شناسی اور قوتِ طبع سے کوتوال نے اُسے پہچان کر تجسس اور تفتیش اس طرح کی کہ انجام کار اُس نے اقرار چوری کا کیا اور جس جس جگہ مالِ مسروقہ اُس نے بیچا تھا بجنس گرفتار آیا اور میم صاحبہ نے اپنا مال پہچانا مجرم سزایاب ہوا۔ ایک شخص کے یہاں شہر میں اور نقب ہوئی تھانہ گذر اعتقاد خان میں تھانہ دار سے کچھ تدارک نہیں ہوا سُنا گیا کہ اس مقدمہ کو بھی کوتوال ہی نے تحقیق کیا اور مجرمانِ اقراری کو گرفتار کیا مع آلہ نقب کے کچھ تھانہ داروں کا عجب حال ہے اسی مقدمہ میں جن کو کوتوال نے بعدِ ترتیب چالان کیا اُن میں تو سزا ہوئی اور جسے تھانہ داروں نے چالان کیا اُن پر خاک نہ ثابت ہوا ایک واردات نقب اور چوری کی تھانہ بھوجلا پہاڑی میں ہوئی بہت مال اسباب چوری گیا مجرم باہر چلے گئے تھانہ سے کچھ تدارک نہ ہوا کہتے ہیں کہ کوتوال نے اس میں بھی عجب کوشش ظاہر کی کچھ اس طرح کے لوگ لگائے کہ پانی پت کی طرف سے مجرموں کو گرفتار کیا مع زیور کے اور اسباب بجنس نکالا۔ میگزینِ سرکاری میں بسبب سازش وہاں کے ملازموں کے اکثر چوری ہوتی ہے چند مقدماتِ دزدی پیش ہوئے اکثر مجرم گرفتار ہوئے ایک چوری میں بہت مال گیا تھا مگر کوتوال نے بجنس گرفتار کیا۔ اب انتظام میگزین کا بہت درست ہو گیا ہے سُنا گیا کہ اس میں بھی کوتوال کی بہت [ص 4 کالم 1] کوشش عمل میں آئی اس میں شک نہیں کہ اگر تھانہ داروں کی تن دہی اور کاردانی بھی کوتوال جیسی ہو تو انتظام بہت درستی سے ہو اور واردات نہ ہوا کرے اکثر دیکھا کہ تھانہ سے مقدمہ میں کچھ مال و مجرم کا سُراغ نہیں نکلا اور اُس نے جو پیروی کی تو مال اور مجرم بجنس گرفتار آئے یہی سبب ہے کہ شہر اور فوج کے لوگ بہت راضی ہیں اس کوتوال سے اس وقت جو انتظام اور نیک نامی اس کی ہے بہت عاقل کہتے ہیں کہ اور کوتوالوں میں نہیں دیکھی۔

کلکتہ

مہتمم اخبار بھاسکر نے کچھ ملامت کی تھی صدر الصدور 24 پرگنہ کی سوئس سے طلب کیا گیا کہ اس بات کو ثابت کر دیا لکھنے والے کو بتادو یا تکذیب کروا پنی تحریر کی۔ چوں مہتمم مذکور نے ایسا نہ کیا سو گورنمنٹ میں نالش پیش ہوئی۔

اراضی منضبطہ جو ضبط ہوئی ہیں قانون 1829 سے لغایت 39ء اُن کا زر جمع متقل جو روینوا کاؤنٹنٹ کے سامنے پیش ہوا ہے یہ ہے 387 روپے 6 آنہ ایک پائی یہ روپیہ نہیں ہے کل اضلاع بنگال کا اس واسطے کہ اکثر جگہ کے کاغذ ابھی تیار نہیں ہوئے ایک مقدمہ زہر کا متصل کلکتہ کا پیش ہوا لیکن کچھ ثابت نہ ہوا مجرم چھوٹ گیا بعد ایک برس کے پھر ایسا اتفاق پڑا کہ صدر سے حکم زیادہ تحقیقات کا اُس مقدمہ میں جاری ہوا لاش کو قبر سے نکالنا پڑا دیکھا کہ تمام بدن خاک ہو گیا تھا لیکن انتڑیاں ثابت تھیں گویا کہ اُسی دن دفن کیا تھا سو انتڑیوں کو کلکتہ میں روانہ کیا گیا واسطے امتحان کے اور انتڑیوں میں سے ایک ڈلی سنکھیا کی نکلی جس کے سبب انتڑیاں سڑنے نہیں پائیں۔ ڈاکٹر صاحب کی رائے ہے کہ سب جگہ انتڑیاں دس پندرہ دن رکھی جاویں واسطے انتظام چوکیدارہ کے تجویز ہوئی ہے کہ چوکیدار لوگ پانچ چھ روپیہ مہینہ پایا کریں بجائے تین روپیہ آٹھ آنہ کے تا کہ معتبر چالاک لوگ رکھے جاویں۔

چین

باوجود یہ کہ چین والوں سے صلح ہوگئی ہے لیکن اس پر بھی معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ وہاں کا بہ خیال سبکی اپنی کے نہیں عمل میں لاتا وہ باتیں جو اقرار نامہ میں مقرر ہوگئی ہیں ایلیٹ صاحب جو ملکہ انگلستان کی طرف سے وہاں ہیں اُن سے بھی نا مناسب طور پر پیش آتا ہے کچھ تعجب نہیں کہ ان دونوں ولایتوں میں پھر لڑائی ہو۔

لاہور

اخبار لدھیانہ سے واضح ہے کہ 16 رتاریخ ماہِ گذشتہ کو صبح کے وقت مہاراجہ شیر سنگھ نے دربارِ عام فرمایا۔ سردار اور ملازمینِ خاص و عام اور افسر لوگ سپاہ کے اور رعایا قریب آٹھ ہزار آدمیوں کے باریاب مجرا ہوئے مہاراجہ نے سب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم لوگوں پر ظاہر ہو کہ بعدِ وفات کنور نونہال سنگھ کے رانی چندر کنور صاحبہ نے یہ مشتہر کیا تھا کہ رانی کلوا سن رانی کنور متوفی کی حاملہ ہے اور بطور خفیہ چند عوراتِ حاملہ کو اس کے پاس رکھا تھا اس ارادہ سے کہ جس وقت کوئی اُن عورتوں میں سے لڑکا جنے تو رانی مذکورہ کی گود میں ڈال دیوے۔ سو ان دنوں ایک نے ان میں سے لڑکا جنا اور [ص 4 کالم 2] بموجب منصوبہ کے اُسے رانی کی گود میں ڈال دیا سو دربان اور مخبر لوگ جو کہ واسطے اس خاص کام کے متعین تھے وہ اس حال سے آگاہ ہو کر عورتِ مذکور کو مع اس کے لڑکے کے گرفتار کر کے ہمارے پاس لائے ہیں۔ سامنے ہر خاص و عام کے چند کلمات ارشاد فرما کر عورتِ مذکورہ کو دو سو روپیہ نقد مرحمت کیے اور ایک روپیہ یومیہ مقرر کیا۔

پشاور

اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ آدمی قوم دوئی زئی کے پرگنہ دوآبہ میں سے غلہ اپنے وطن کو لیے جاتے تھے سردار نواب خان نے اثنائے راہ میں اُن پر حملہ کر کے تمام غلہ لوٹ لیا مردمانِ قوم دوئی زئی نے نواب خان کے پاس آن کے گریہ اور زاری کی مگر خانِ مذکور نے در جواب کہا کہ ہمارے آدمیوں نے تمہارے ہاتھ سے بہت تکلیف پائی ہے اگر تم اپنی خیر چاہتے ہو تو شیخ اسمٰعیل کے تئیں حوالہ میمند خان کے کرو مردمانِ قوم دوئی زئی یہ بات سُن کر اُلٹے پھر گئے مگر مشہور ہے کہ خانِ مذکور نے اب تک وہ غلہ بطور امانت رکھا ہے۔

اخبار مقاماتِ مختلفہ

تمام صاحبانِ پولیٹی کل راجپوتانہ کے اودے پور میں جمع ہوئے ہیں اور کرنیل صدر لینڈ صاحب بھی اجمیر سے اُس طرف روانہ ہوئے ہیں اور صاحب موصوف کا یہ ارادہ ہے کہ گرمی کا موسم مقام ابو میں بسر کریں اس طرف گرم ہوائیں ابھی سے بہ شدت چلنی شروع ہو گئی ہیں چنانچہ ایک روز نصیر آباد میں دو بنگلہ جل کے خاکستر ہو گئے۔ مہاراجہ جھنکوراؤ بہادر فرمانروائے ریاست گوالیار پھر بہت بیمار رہتے ہیں اور سوائے اپنے حکیموں اور بیدوں کے کسی اور سے استعانت معالجہ کی نہیں کرتے۔ سنا جاتا ہے کہ رُہتک کا ضلع شکست ہو گیا اور اُس کے پرگنہ بعضے دہلی میں بعضے اضلاع پانی پت اور حصار میں شامل کیے گئے۔ اخبار بمبئی سے واضح ہے کہ فتح خاں چچازاد بھائی وزیر کا بھی ہمراہ میجر ٹاڈ صاحب کے مقامِ گرشک میں پہنچا کہتے ہیں کہ اسی شخص نے بہت سے اسباب بھی صاحب موصوف اور افسرانِ انگریزی مشن کا ہرات سے نکلوا دیا اور لٹنے سے محفوظ رکھا۔ بعضے سوار رسالہ کرنیل اسکو صاحب بہادر کے درہ بلند کو جاتے تھے راہ میں اُن لوگوں کے حملہ کیا اور ایک سوار مارا گیا۔

بیٹے ٹھاکر امراؤ سنگھ متوفی کے جن کی سرزنش کے واسطے کپتان بلیک مع آدمی رجمنٹ پیادہ اور ایک اسکواڈرن سواروں کے فوج سندھیا میں سے ہمراہ لے کر گئے تھے۔ انہوں نے بعد چند روز کے پہنچنے صاحب موصوف کے ملک چندوی میں بغیر درستی کسی نوع کے عہد و پیمان کے اپنے تئیں سُپرد صاحب موصوف کے سے کر دیا سو سردارانِ موصوفین واسطے اظہار اپنے مقدمہ کے گوالیار میں آئے ہیں مگر بباعث کسلِ طبیعت مہاراجہ کے ابھی اُن کی شنوائی نہیں ہوئی سنا جاتا ہے کہ کچھ سوار اور پیادہ سندھیا کے کنجنٹ کے مع چار توپوں کے 30/ مارچ کو قلعہ چرکونگ پر جانے کو تھے یہ جگہ جھانسی سے بیس میل پر ہے اور خبر ہے کہ کچھ سپاہ کانپور سے اور کچھ سپاہ سیری سے چلے گی صاحب ایجنٹ بھی ہمراہ جائیں گے کہتے ہیں کہ وہاں کا ٹھاکر بہت خوب مقابلہ کرے گا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا